بلاشبہ اللہ تعالیٰ توبہ واِستغفار کرنے والے بندوں سے محبت فرماتا ہے

الْخُطْبَةُ الْأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ، وَيَتَجَاوَزُ عَنْهُمْ بِكَرَمِهِ وَفَضْلِهِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ سَارَ عَلَى هَدْيِهِمْ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا* يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا)[(١)].

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! باری تعالیٰ جَلّ جَلَالُہٗ نے اپنے فضل وکرم سے بندوں لئے توبہ واِستغفار کا دروازہ کھولا ہے او ان کو بار بار مُعافی طلب کرنے کا حکم دیا ہے توبہ واِستغفار گُناہوں سے پاک ہونے کا ذریعہ اور اجروثواب کی کثرت کا سبب ہے یقیناً اللہ جَلّ جَلَالُہٗ توبہ کرنے والوں سے بے انتہاء محبت فرماتا ہے قرآن کریم میں

(١) الأحزاب : ٧٠-٧١.

اس کا ارشاد ہے: (إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ)[1]. بلاشبہ اللہ تعالی توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے اور پاک وصاف رہنے والوں سے محبت فرماتا ہے، الغرض توبہ بہت بڑی عبادت ہے یہ خدائے عزّوجلّ کو بے انتہاء محبوب ہے اللہ جلّ جلالہ کو توبہ پر کیسی خوشی ہوتی ہے اس کو حدیث پاک میں بڑے انوکھے انداز میں بیان فرمایا گیا ہے: «لَلَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يَتُوبُ إِلَيْهِ مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِأَرْضِ فَلاَةٍ، فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَأَيِسَ مِنْهَا، فَأَتَى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا... فَبَيْنَا هُوَ كَذَلِكَ إِذَا هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهُ، فَأَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ: اللَّهُمَّ أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ. أَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ»[2]. یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ سے جب وہ اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے اُس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جتنی خوشی تم میں سے کسی آدمی کو اپنی سواری کے اُس جانور کے مل جانے سے ہوتی ہے جس پر وہ چٹیل بیابان میں سفر کررہا ہو، اُسی پر اس کے کھانے پینے کا سامان بندھا ہو اور وہ جانور اسکے ہاتھ سے چھوٹ کر بھاگ جائے اور وہ (اس کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے) مایوس ہو جائے اور اسی حالت میں (تھکا ہارا بھوکا پیاسا) کسی درخت کے سایہ کے نیچے لیٹ جائے اور (اس کی آنکھ لگ

---

(١) البقرة : ٢٢٢.
(٢) متفق عليه .

جائے اور جب آنکھ کھلے تو) اچانک اس جانور کو اپنے پاس کھڑا ہوا پائے اور (جلدی سے) اس کی رسی پکڑ لے اور خوشی کے جوش میں کہنے لگے! یا اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں یعنی خوشی کے مارے زبان اس کے قابو میں نہ رہے اور وہ بات الٹی کہہ جائے، واقعی خدائے ارحم الراحمین اپنے بندوں کی سچی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے باری تعالی کو اپنے بندوں کی توبہ سے کیونکر خوشی نہ ہوگی اور وہ ان کو اپنی رحمت اور مغفرت کی بشارت کیوں نہیں دے گا ؟ جبکہ اس نے فضل وکرم اور رحمت و مغفرت کو اپنے ذمۂ کرم پر لازم کرلیا ہے خود اس کا ارشاد ہے: (كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ)[1]. تمھارے رب نے اپنے اوپر رحمت کا یہ معاملہ لازم کرلیا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی نادانی کی وجہ سے کوئی برا کام کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرلے اور اپنی اصلاح کرلے تو اللہ تعالی بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے، یقیناً بندوں پر اللہ تعالی کی رحمت وعنایت ہمارے تصور سے بالاتر ہے ماں باپ تو اپنے بچوں سے بہت لاڈ و پیار کرتے ہیں خاص طور پر ماں کی شفقت ورحمت تو دنیا میں مشہور ہے مگر باری تعالی اپنے بندوں پر اس سے کہیں زیادہ مہربان ہے سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی

(۱) الأنعام : ٥٤ .

ہیکہ نبیٔ رحمت ﷺ نے دیکھا کہ ایک ماں اپنے بچے سے لاڈ وپیار کررہی ہے اور محبت میں اس کو اپنے سینے سے چمٹارہی ہے یہ منظر دیکھ کر آپ ﷺ نے صحابۂ کرام سے دریافت فرمایا: «أَتُرَوْنَ هَذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟». تم لوگوں کا کیا خیال ہے کیا یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے ؟ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: کبھی نہیں ڈال سکتی تو آپ ﷺ نے فرمایا: «لَلَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بِوَلَدِهَا»[1]. بلا شبہ اللہ تعالی اپنے بندوں پر اس سے کہیں زیادہ مہربان ہے جتنا یہ ماں اپنے بچے پر مہربان ہے

رب ارحم الراحمین سے سچی توبہ کرنے والو! بلاشبہ مذکورہ بالا حدیث بڑی رحمت وبشارت والی ہے اس میں بندوں کیلئے بڑی خوش خبری ہے علمائے کرام اور سلف صالحین اس حدیث کو بہت امید افزا اقرار دیتے تھے اور اس کی عظمت واہمیت کا پختہ شعور رکھتے تھے اور وہ جب کسی ماں کو اپنے بچوں کے ساتھ شفقت ومحبت کرتے دیکھتے تو اس حدیث کا مفہوم ان کے ذہن میں مستحضر ہوجاتا تھا چنانچہ ایک بزرگ کے بارے میں لکھا ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ ایک ماں اپنے بچے کی کسی غلطی پر ناراض ہوئی اور اس کو گھر سے نکال دیا بچہ غمگین اور مایوس ہوکر تھوڑی دور گیا مگر پھر بے تاب ہوکر فوراً واپس آگیا اور اپنی غلطی کی معافی مانگنے لگا اور ماں سے عاجزی کرنے لگا بچے کی اس ادا پر

---

(١) متفق عليه .

ماں کی ممتا جوش میں آگئی اس نے تڑپ کر بچے کو اپنے سینے سے چمٹالیا اس کو چومنے لگی اور فرط مسرت میں رونے لگی پھر اپنائیت کے لہجے میں کچھ ناراض ہوئی اس کے بعد اس کی غلطی کو درگزر کردیا اور اس کو معاف کردیا[1] ماں کی شفقت ومروت کا یہ منظر دیکھ ان بزرگ پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوگئی ان کا ذہن مذکورہ حدیث کی طرف مائل ہوگیا کہ جب ایک ماں کی محبت اور کرم کا یہ عالم ہے تو پھر باری تعالی کی رحمت وعنایت کا کیا حال ہوگا وہ تو اپنے بندوں پر ماں سے کہیں زیادہ مہربان ہے، وہ توبہ کرنے والوں سے کتنا خوش ہوتا ہوگا؟ وہ تو ارحم الراحمین ہے اسکی رحمت تام بھی ہے اور آسمان وزمین کی تمام مخلوقات کو عام بھی ہے اس نے خود فرمایا ہے: (وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ)[2]. اور میری رحمت ہر چیز پر وسیع ہے، بندوں کو غور کرنا چاہیے کہ جب اللہ تعالی اپنی عظمت وجلال اور قدرت کاملہ کے باوجود توبہ قبول کرلیتا ہے اور توبہ کرنے والوں سے خوش ہوتا ہے تو پھر ان کو بھی ایک دوسرے کی غلطیاں معاف کردینی چاہیے معذرت کرنے والے کے ساتھ کشادہ قلبی کرنی چاہیے اس کو معاف کرکے اس کی عزت افزائی کرنی چاہیے نیز اس کا اکرام بھی کردینا چاہیے[3].

(١) مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح: (٩/٨).
(٢) الأعراف : ١٥٦.
(٣) تفسير القرطبي : (١٨١/١٢).

توبہ واِستغفار کی اہمیت کا شعور رکھنے والو! نبی رحمۃٌ لِّلعٰلَمِیْن ﷺ اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم بہت کثرت سے توبہ واِستغفار کرتے اسی طرح اللہ کے بارگاہ میں توبہ کرنے والوں سے بہت محبت کرتے اور ان کے ساتھ الفت واپنا ئیت کا معاملہ کرتے چنانچہ حضرت کَعْب ابن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور ان کے دو ساتھیوں سے ایک غلطِی سرزد ہوگئ تھی بعد میں ان حضرات کو جب اپنی غلطِی کا احساس ہوا تو بے چین ہوگئے ایک عرصہ تک زمین اپنی تمام تر وسعتوں کے باوجود ان پر تنگ رہی اور ان کو یقین ہوگیا کہ اللہ پکڑ سے خود اسی کی پناہ میں آئے بغیر کہیں اور پناہ نہیں مل سکتی پھر انہوں نے خالص توبہ کی تو باری تعالی نے ان تینوں حضرات کی توبہ قبول فرمالی ان کی سچی توبہ پر رسول اکرم ﷺ کو بے انتہاء خوشی ہوئی اور آپ ﷺ نے نیز صحابۂ کرام نے ان تینوں حضرات کو مبارکباد دی اور توبہ کی قبولیت پر بشارت دی سیدنا کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب رسول رحمت ﷺ نے لوگوں کو ہماری توبہ قبول ہونے کی اطلاع دی تو لوگ ہمیں بشارت دینے کیلئے آنے لگے یہ خوش خبری سنکر میں فوراً نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضری کیلئے نکل پڑا راستے میں لوگ جوق در جوق مجھ سے ملتے رہے اور مجھ کو مبارکباد دیتے رہے یہاں تک کہ میں مسجد نبوی میں داخل ہوا اور نبی کریم ﷺ کو سلام پیش کیا اس وقت آپ ﷺ کا چہرۂ انور خوشی سے تمتمارہا تھا آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: «أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ

أُمُّكَ»[1]. خوش خبری قبول کرو تمھارے لئے آج کادن تمھاری زندگی کا سب سے مبارک اور بہترین دن ہے، آپ ﷺ کے مبارک عمل میں ہمارے لئے ہدایت ہیکہ ہم بھی توبہ کرنے والوں کو خوش خبری دیں ان کی طرف مدد کا ہاتھ بڑھادیں توبہ پر قائم رہنے میں ان کی ہمت افزائی کریں ان کی خود اعتمادی کو مضبوط کریں اوران کو خدائے عزّوجلّ کی رحمت و مغفرت کی امید دلاتے رہیں ایک صاحب اپنے گُناہوں سے تائب ہوگئے تھے سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے ملاقات کی ان کو گلے لگایا اور توبہ پر بشارت دیتے ہوئے ان سے فرمایا: ایسے بندے کا استقبال ہے جس سے اللہ جلّ جلالہٗ محبت فرماتا ہے[2]

محترم سامعین وحاضرینِ مجلس! جب اللہ تعالی کو توبہ پسند ہے اور وہ توبہ کرنے والوں سے خوش ہوتا ہے توہم کو بھی ایسے بندوں سے محبت کرنی چاہیے اسی طرح آپس میں بھی عفوودرگُذر کی خصلت اپنانی چاہیے نیکی اور شرافت کا تقاضا ہیکہ ہم اپنے بھائیوں کی معافی اور معذرت کو قبول کرلیں ان کے سامنے ان کی پچھلی غلطیوں کا تذکرہ نہ کریں اور نہ ان کو عار دلائیں اس سلسلے میں سیدنا یوسف علیہ السلام کی مثال ہمارے سامنے ہے جنھوں نے اعلی اخلاق کا نمونہ پیش کرتے ہوئے اپنے بھائیوں سے فرمایا

---

(١) متفق عليه .
(٢) سير أعلام النبلاء : (١٦١/٥).

تھا: (لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ)[1]. آج تم پر کوئی الزام نہیں اللہ تعالی تمھارا قصور معاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے، یعنی میری جانب سے تم لوگوں پر کوئی ملامت اور ناراضگی نہیں، آج کے بعد میں تم سے کبھی تمھاری خطاوں کا تذکرہ نہیں کروں گا[2] اور نہ ہی تم کو کبھی عار دلاوں گا[3] بہرحال بندہ جب سچی توبہ کرلیتا ہے اپنی توبہ پر ثابت قدم رہتا ہے اور نیک اعمال کا اہتمام کرتا ہے تو باری تعالی اس سے گناہوں کی نحوست زائل فرمادیتا ہے اس کی برائیوں کو معاف فرمادیتا ہے بلکہ اس کی برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کردیتا ہے اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے: (إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُوْلَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا)[4]. ہاں مگر جو کوئی توبہ کرلے ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے تو اللہ تعالی ایسے لوگوں کی برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دے گا اور اللہ تعالی بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے، بلاشبہ خالص توبہ کے بعد بندہ اپنے گناہوں سے بالکل پاک وصاف ہوجاتا ہے رسول اکرم ﷺ کا فرمان گرامی ہے: «التَّائِبُ

---

(١) يوسف : ٩٢.
(٢) تفسير ابن كثير : (٤٠٩/٤).
(٣) التفسير الوسيط للواحدي : (٦٣١/٢).
(٤) النور : ٣١.

مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ»[1]. گناہوں سے توبہ کرلینے والا اس شخص کی طرح ہے جس پر کوئی گناہ ہی نہ ہو ، اگر ہم توبہ کرنے والوں سے محبت کرنے لگیں، گناہوں سے باز آنے والوں کا ساتھ دیدیں، حکمت کے ساتھ ان کی غلطیوں کے اسباب کو ختم کردیں اور ان کیلئے دعا کرتے رہیں تو وہ لوگ توبہ کے بعد اپنی نئی زندگی کا آغاز کرسکتے ہیں معاشرے میں باعزت مقام حاصل کرسکتے ہیں اور اپنا امتیازی کردار ادا کرسکتے ہیں، سیدنا عمرابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جب تم دیکھو کہ تمھارے بھائی سے کوئی غلطی سرزد ہو گئی ہے تو نرمی اختیار کرو غلطی کی اصلاح میں اس کا ساتھ دو اس کیلئے توفیق وہدایت کی دعا کرتے رہو اور تم اس کو لعنت ملامت کرکے شیطان کے مددگار مت بنو[2] بہت سی مثالیں ہمارے سامنے ہے کہ جب معاشرے نے توبہ کرنے والوں کا ساتھ دیا اور کھلے دل سے ان کا استقبال کیا تو ان تائبین نے بڑے بڑے کارنامے انجام دیے وہ تقوی اور نیکنامی کے اعلی مقام تک پہونچے ان کا شمار صالحین میں ہونے لگا اور ان کے ذریعے مخلوق کو بہت زیادہ دینی فائدہ حاصل ہوا، حضرت فضیل بن عِیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ انہیں مثالی حضرات میں ہیں پہلے ان کا حال کچھ اچھا نہیں تھا اللہ کی نافرمانی کرکے اپنی جان پر ظلم

---

(١) ابن ماجه : ٤٢٥٠.
(٢) تفسير ابن كثير : (١٢٨/٧).

کررہے تھے لوگوں کی حق تلفی کرتے اوران کا مال لوٹ لیا کرتے ایک مرتبہ اسی غرض سے کسی مکان میں داخل ہوئے اتفاق سے مکان کا مالک اس وقت تلاوت قرآن میں مشغول تھا اوراس آیت کریمہ کی تلاوت کررہا تھا:(أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ)[1]. جو لوگ ایمان لے آئے ہیں کیا ان کے لئے اب بھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذِکر کے لیے اور جو حق (اللہ کی طرف سے)نازل ہوا ہے اس کے لئے جُھک جائیں ؟ اور ان کے دل پسیج جائیں جوں ہی یہ آیت ان کی سماعت سے ٹکرائی توخشیت الٰہی سے تھر تھر کانپنے لگے اور بے اختیار منہ سے نکلا: آگیا۔ میرے رب !اب وہ وقت آگیا۔ چنانچہ روتے ہوئے وہاں سے نکل گئے پھر اللہ کے سامنے سچی توبہ کی[2] اپنی زندگی کا رخ تبدیل کرلیا لوگوں سے معافی تلافی کی ان کے حقوق واپس کیئے اس کے بعد علم ومعرفت پر اور اللہ کی اطاعت وعبادت پر جم گئے ، یہاں تک کہ اللہ نے ان کو علم ومعرفت میں بلند مرتبہ عطافرمایا اوروہ سلوک وتصوف کے امام بنے لوگ اپنی اصلاح کی غرض سے ان کی خدمت میں حاضر ہوتے اور ان سے بکثرت دینی فائدہ حاصل کرتے اسی طرح علماء اور صالحین ان

---

(١) الحديد : ١٦ .
(٢) سير أعلام النبلاء : (٣٩٣/٧) .

کے ساتھ بے انتہاء احترام ومحبت کا معاملہ کرتے حضرت عبد اللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان کے فضائل وکمالات کا اعتراف کرتے ہوئے فرماتے ہیں میرے نزدیک اس وقت روئے زمین پر حضرت فضیل بن عِیاض سے زیادہ افضل اور بہتر کوئی نہیں[1]. یااللہ یا کریم ہم کو بھی خالص توبہ کی توفیق عطا فرمادے نیکی اور اطاعت پر ثابت قدم فرمادے اور ہم اپنے خاص بندوں میں شامل فرمالے *** فَاللَّهُمَّ وَفِّقْنَا لِطَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ ﷺ، وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ فِي كِتَابِكَ الْمُبِينِ، حِينَ قُلْتَ وَأَنْتَ أَصْدَقُ الْقَائِلِينَ:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)[2].

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) سير أعلام النبلاء : (٣٩٤/٧) .
(٢) النساء : ٥٩ .

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

برادرانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز دوستو! یقیناً اللہ جَلَّ جَلالُہٗ رحمان و رحیم ہے وہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرلیتا ہے اور تمام گُناہوں کو مُعاف فرمادیتا ہے قرآن کریم میں وہ اپنی رحمت و مغفرت کا اس طرح اعلان فرمارہا ہے: (قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ)[1]. اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کرر کھی ہے تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، یقین جانو اللہ تعالی سارے کے سارے گُناہ معاف کردیتا ہے۔ یقیناً وہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے، خدائے عَزَّوَجَلَّ کی رحمت و مغفرت حاصل کرنے کا ایک آسان طریقہ یہ ہیکہ ہم توبہ کرنے والوں سے محبت کریں اور توبہ پر ثابت قدم رہنے میں ان کی مدد کریں خاص طور پر جو افراد شراب نوشی کی عادت اور نشہ کی لت سے توبہ کرلیں ہم فوراً ان کی طرف مدد کا ہاتھ بڑھادیں

(١) الزمر : ٥٣.

اور ان کا بھرپور ساتھ دیں کیونکہ نشہ کی لَت سے توبہ کے بعد دوبارہ پھسلنے کا بہت زیادہ اندیشہ رہتا ہے متحدہ عرب امارات نے ایسے افراد کیلئے بہت سے اصلاحی مراکز قائم کئے ہیں[1] جہاں ان کا پُرتپاک کا استقبال کیا جاتا ہے ان کو حوصلہ دیا جاتا ہے شراب نوشی اور نشہ کے نقصانات سے آگاہ کیا جاتا ہے ان کو صحیح کیفیت پر واپس لانے کی کوشش کی جاتی ہے اور ان کو معاشرے میں ضم کرنے کیلئے محنت کی جاتی ہے، اس سلسلے میں فیملی اور گھر کا کردار انتہائی اہم ہے اگر گھر کے لوگ ایسے افراد کا ساتھ دیدیں ان کے ساتھ غلط رویہ نہ اپنائیں اور ان کو اچھی صحبت اور پاکیزہ ماحول فراہم کردیں تو یہ لوگ اپنی زندگی از سرِنو شروع کرسکتے ہیں اپنی توبہ پر اور صحیح راہ پر قائم رہ سکتے ہیں پچھلی عادتوں کو بھول سکتے ہیں نیکی اور خیر پر جم سکتے ہیں اپنے معاشرے کی بھلائی اور فائدے کیلئے کام کرسکتے ہیں اپنے وطن کے ساتھ محبت اور جاں نثاری کرسکتے ہیں اور وطن کی تعمیر وترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے سکتے ہیں پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ جو افراد نشہ کی لَت کو چھوڑ دیں اور اپنی بری عادتوں اور گُناہوں سے توبہ کرلیں ہم ان کا بھرپور ساتھ دیں ان کی ہمت افزائی کریں ان کو اپنے ساتھ مِلالیں اور ان کو اپنے معاشرے میں ضم کرلیں اس طرح وہ اپنی توبہ پر ثابت قدم رہ سکیں گے اور دوبارہ اس برائی کی طرف نہیں لوٹیں

(١) مثل: المركز الوطني للتأهيل بأبوظبي، ومركز إدارة دبي، ومستشفى الأمل بدبي، ومركز التأهيل الخاص بالشارقة وغيرها.

گے، آخر میں بارگاہِ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ اِلٰہَ العٰلمِین ہمارے معاشرے کو شراب نوشی اور دوسری تمام منشیات سے پاک فرمادے ہم کو گناہوں اور برائیوں سے محفوظ فرمادے ہماری تمام خطاوں کو معاف فرمادے اور ہم کو اپنے فضل وکرم سے نوازدے *** هَذَا وصَلُّوا وسَلِّمُوا عَلَى خيْرِ الْبَشَرِ، وَأَطِيعُوا رَبَّكُمْ فِيمَا أَمَرَ، فَقَدْ قَالَ سُبْحَانَهُ:(إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)[1]. اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ نَرْجُو، وَإِيَّاكَ نَدْعُو، فَأَدِمْ عَلَيْنَا فَضْلَكَ، وَأَسْبِغْ عَلَيْنَا نِعَمَكَ، وَتَقَبَّلْ صَلَوَاتِنَا، وَضَاعِفْ حَسَنَاتِنَا، وَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِنَا، وَارْفَعْ دَرَجَاتِنَا، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخْ خَلِيفَةَ بْن زَايِدْ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَاشْمَلْ بِتَوْفِيقِكَ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخْ زَايِدْ وَالشَّيْخْ مَكْتُومْ وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رِضْوَانِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَارْحَمِ اللَّهُمَّ جَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، إِنَّكَ سَمِيعٌ قَرِيبٌ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ.

---

(١) الأحزاب : ٥٦ .

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْأَمَانَ وَالِاسْتِقْرَارَ، وَالرَّخَاءَ وَالِازْدِهَارَ، وَزِدْهَا تَقَدُّمًا وَرِفْعَةً، وَتَسَامُحًا وَمَحَبَّةً، وَأَدِمْ عَلَى أَهْلِهَا السَّعَادَةَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ؛ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْنَا مِنْهُ وَمَا لَمْ نَعْلَمْ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ؛ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْنَا مِنْهُ وَمَا لَمْ نَعْلَمْ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ. اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارَ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَخْيَارِ، وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، وَانْشُرِ الِاسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا وَاسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.